خدمت انجام دی ہے۔ اللہ تعالےٰ انھیں اس کا اجر عطا فرمائے۔ عام مسلمانوں کے علاوہ علما اور طلبا کو بھی ان کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ خود راقم الحروف کا حال یہ ہے کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی حکیمانہ بصیرت۔ غیر معمولی ذہانت وطباعی اور علمی ژرف نگاہی کا جو اندازہ ان مواعظ کے مطالعہ سے ہوا وہ اس سے پہلے نہیں تھا۔ گویا

جب تک کہ نہ دیکھا تھا قدِ یار کا عالم — میں معتقدِ فتنۂ محشر نہ ہوا تھا

ماسٹر رامچندر اور اردو نثر کے ارتقا میں اُن کا حصّہ } از ڈاکٹر سیّدہ جعفر۔ تقطیع متوسط ضخامت ۴۱۲ صفحات ٹائپ صاف اور روشن قیمت تین روپے ۵۰ نئے پیسے

پتہ:۔ ابوالکلام آزاد اورینٹیل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ۔ خیریت آباد۔ حیدرآباد ۔ ۴

ماسٹر رامچندر ۱۸۵۷ء سے پہلے کے دلّی کالج کے مشہور اُستاد اور معلّم تھے۔ انگریزی اور ریاضیات اُن کے خاص مضامین تھے۔ مولوی نذیر احمد۔ محمد حسین آزاد اور ذکاء اللہ جیسے نامور علما اور مصنفین اُن کے شاگرد ہیں۔ درس وتدریس کے علاوہ ماسٹر صاحب مختلف سائنٹیفک اور اخلاقی و تاریخی موضوعات پر اردو میں مضامین بھی لکھتے کتابیں ترجمہ کرتے اور رسالے بھی نکالتے تھے۔ اگرچہ اُردو ادب و انشا میں اُن کا کوئی خاص مقام نہیں ہے۔ تاہم وہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے معلوماتِ جدیدہ پر انگریزی مضامین کا ترجمہ کرکے اردو نثر کے ذخیرہ میں قابل قدر اضافہ کیا محترمہ سیّدہ جعفر نے ماسٹر صاحب کی اسی حیثیت پر روشنی ڈالنے کی غرض سے یہ کتاب لکھی ہے۔ کتاب دو حصّوں پر تقسیم ہے۔ پہلا حصّہ جو نوے صفحات پر مشتمل ہے اُس میں ماسٹر صاحب کے خاندانی اور ذاتی حالات و سوانح اور اُن کی تصانیف اور مضامین کا تذکرہ ہے، جو کچھ لکھا ہے غور و فکر اور تحقیق سے لکھا ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں بعض پیشرو مصنفین و ناقدین ادب سے جو غلطیاں ہوئی تھیں آنمحترمہ اُن کی تصحیح یا تنقید بھی کرتی چلی گئی ہیں۔ حصّۂ دوم میں ماسٹر صاحب کے مضامین کا انتخاب ہے جو الگ الگ تاریخی۔ سوانحی۔ علمی۔ اخلاقی و سماجی اور عام مضامین کے عنوانات کے ماتحت یکجا کردیئے گئے ہیں۔ ان سب مضامین کی مجموعی تعداد ۲۲ ہے۔ آخر میں اشاریہ ہے۔ غرض کہ زبان وبیان۔ معلومات اور اسلوب تنقید کے اعتبار

سے یہ کتاب عام ارباب ذوق اور خصوصاً ادب کے طلبا کے مطالعہ کے لائق ہے۔ کتاب میں صحت کا کافی اہتمام کیا گیا ہے۔ پھر بھی کہیں کہیں غلطیاں رہ گئی ہیں۔ مثلاً صفحہ ۲۰ سطر ۴ میں ۱۹۴۷ء کے بجائے ۱۸۴۷ء اور صفحہ ۳۰ سطر ۱۲ میں ۱۹۴۶ء کی جگہ ۱۸۴۶ء ہونا چاہیئے۔ یہ بات بھی کھٹکتی ہے کہ آنمحترمہ نے اپنے آپ کو ہر جگہ راقم الحروف لکھا ہے حالانکہ صحیح راقمۃ الحروف ہے۔ اس سلسلہ میں ہماری رائے یہ ہے کہ اگر لفظ مفرد ہو تو اس میں تذکیر و تانیث کا فرق چنداں ضروری نہیں ہے۔ مثلاً مصنف، شاعر وغیرہ۔ لیکن اگر مرکب ہو جیسے راقم الحروف، مصنفِ کتاب۔ شاعرِ خوش بیان وغیرہ تو وہاں تذکیر و تانیث کی رعایت ہونی چاہیئے۔

مرزا مظہر جانجاناں اور اُن کا کلام ۔ از عبدالرزاق صاحب قریشی۔ تقطیع متوسط۔ ضخامت ۳۷۱ صفحات۔ کتابت و طباعت بہتر۔ قیمت ۶ روپئے۔ پتہ:۔ ادبی پبلشرز، شیفرڈ روڈ، بمبئی

مرزا مظہر جانجاناں کا نام بحیثیت ایک صاحب سلوک و معرفت اور شاعر کے عوام و خواص میں متعارف ہے اور آپ کی نازک مزاجی کے کچھ واقعات بھی مشہور ہیں۔ اس کتاب میں اردو زبان میں غالباً پہلی مرتبہ حضرت مرزا کے ذاتی حالات و سوانح اور عارفانہ و شاعرانہ کاموں کا مفصل جائزہ لینے کی کوشش کی گئی ہے۔ چنانچہ پہلے آپ کے خاندان۔ ولادت۔ وجہ تسمیہ، تعلیم و تربیت۔ تربیت باطنی اساتذہ و تلامذہ۔ شعر و شاعری۔ واقعۂ شہادت اور اُس کی اصل وجہ۔ اخلاق و عادات۔ اعزہ و متعلقین۔ خلفاء وغیرہ۔ ان سب کا مفصل اور محققانہ بیان ہے جس میں بعض تذکرہ نویسوں کے غلط بیانات پر تبصرہ و تنقید بھی ہے اور مختلف فیہ واقعات کی تصحیح بھی۔ جہاں ایک ہی واقعہ کی نسبت تذکرہ نویسوں کے متضاد بیانات ہیں اُن پر کلام کر کے واقعہ کی اصل صورت کو متعین کیا گیا ہے۔ اس کے بعد مرزا صاحب کے ملفوظات۔ فارسی کلام اور مکتوبات کے انتخابات اور اُن کے خصوصیات و لطائف پر بصیرت افروز تبصرہ ہے۔ آخر میں پچاس صفحوں میں متعدد مطبوعہ و غیر مطبوعہ تذکروں کی مدد سے مرزا صاحب کے اردو اشعار کو یکجا کر دیا گیا ہے۔ پھر ایک ضمیمہ اور اُس کے بعد اشاریہ ہے۔ شروع میں بہت مفصل مقدمہ ہے جس میں مرزا صاحب کے عہد کے سیاسی، سماجی اور اخلاقی حالات اور اُن